ہیں۔ وہ اپنی تحریروں میں نہ تو "مذہبی جذباتیت" کا مظاہرہ کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے نظریات کو دوسروں سے زبردستی منوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا انداز شروع سے آخر تک سائنٹفک رہتا ہے اور وہ خالص علمی پیرائے میں اپنے موضوع کا تجزیہ کرتے ہیں۔

زیر نظر تصنیف "اسلام اور موسیقی" میں شاہ صاحب نے اس مسئلے کا تجزیہ کیا ہے کہ مسلمانوں کا موسیقی سے کیا تعلق ہے اور کس حد تک یہ فن لطیف مسلمانوں کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے ——— فاضل مصنف نے بڑی محنت اور جاں فشانی سے اپنے موضوع کو نبھایا ہے۔ اور مختلف مذہبی اور علمی کتابوں سے جا بجا حوالے پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ موسیقی مسلمانوں کے لیے "شجر ممنوعہ" نہیں ہے۔ لیکن ایسی موسیقی جو عیاشی کی ترغیب دے اور مذہب سے دور کرے ہر لحاظ سے قابلِ مذمت ہے۔ پوری کتاب میں مصنف کا لب و لہجہ محتاط نظر آتا ہے، کہیں کوئی جملہ ایسا نہیں ملتا جو کسی خاص فرقے یا گروہ کے جذبات مجروح کرے۔ طباعت و کتابت کے لحاظ سے یہ کتاب معیاری ہے۔ (قومی زبان - کراچی)

## مسلم ثقافت ہندوستان میں ——— مصنفہ عبدالمجید سالک

"...... ہر بڑی تہذیب کچھ نہ کچھ ورثہ چھوڑ جاتی ہے۔ اسلامی تہذیب اپنے زمانے میں دنیا کی سب سے طاقتور، ترقی پسند اور عظیم تہذیب تھی عرب، مصر، ایران، اسپین، ترکستان ہر جگہ مسلمانوں نے اپنی تہذیب کے اثرات چھوڑے اور آج بھی ہم تہذیب و ثقافت کے کسی بھی حصے میں اسلامی تہذیب کے اثرات تلاش کر سکتے ہیں۔ ہمارا زمانہ سائنس کا زمانہ ہے۔ ہم کو حقیقت کی از سر نو جستجو ہے اور اس تلاش و جستجو کی بنیاد پر ایک نئی تہذیب کو پیدا کرنا ہے۔ اس جستجو میں ہم کو ہر اس شمع کی روشنی سے فائدہ اٹھانا ہوگا جو ہمارے اگلے ہمارے لیے جلا گئے ہیں۔ ادارۂ ثقافت اسلامیہ لاہور کی کوششیں اس سلسلے میں نہایت نیک فال ہیں۔

ہندوستان میں مسلمان اُس وقت آئے جب ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ اسلامی تہذیب اپنے عروج پر تھی۔ اس عظیم الشان عمارت میں نہ صرف دراڑیں اور شگاف پڑ چکے تھے بلکہ اس میں زوال کی ساری علامتیں پیدا ہو چلی تھیں لیکن اس ڈولتی نیا نے بھی ہندوستان میں، جو بہت ساری چھوٹی چھوٹی ریاستوں اور راجوں میں بٹا ہوا تھا، قوم کو ایک جھنڈے تلے جمع کرنے کا جو کارنامہ انجام دیا ہے اُس نے ہندوستان کی تاریخ کو ایک بہت اہم موڑ دیا ہے۔ سالک صاحب نے اپنی کتاب میں بہت وسیع پیمانے پر سیاسی، ادبی، تعمیری، طبی، سماجی اثرات کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے ظاہر ہے کہ اتنے وسیع پیمانے کی چیز کو اتنے تھوڑے صفحات میں نہیں سمویا جا سکتا ہے لیکن بہرحال ایک نظر میں اتنی ساری چیزوں کو دکھلا دینا بہت اہم کام ہے ......" (ادیب - علی گڑھ)